Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
منگل 5 مئی 1998ء 8 محرم 1419ھ 5 ہجرت 1377ھش | جلد 48-83 نمبر 95

بہترین صحبت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کس کے پاس بیٹھنا بہتر ہے آپؐ نے فرمایا۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے۔ جسکی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔

(الترغیب والترھیب۔ الترغیب فی مجالسۃ العلماء)

ساری دنیا کے سارے مسائل کا حل اللہ کی محبت میں ہے

روحانی مدارج کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ سچوں کی صحبت اختیار کی جائے

اپنی مالی استطاعت کو دیکھیں اور اس کے مطابق پروگرام بنائیں

بیلجیئم میں یکم مئی 1998ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

بیلجیئم یکم مئی 1998ء۔ آج حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نماز جمعہ بیلجیئم میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں کلام اللہ کے حوالے سے صادقوں کی مجلس میں بیٹھنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہمبرگ میں ہو رہا ہے اور سویڈن کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی ہو رہا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجلس شوریٰ کا نظام پھیل رہا ہے۔ اور میری کوشش ہے کہ یہ نظام مرکزی روایات کے ساتھ پروان چڑھے۔ جرمنی کے بارے میں مجھے علم ہوا کہ ان کا ایجنڈا بہت طویل تھا اور انہوں نے طے کیا کہ سب کمیٹیاں نہ بنائی جائیں۔ حضرت صاحب نے اس کو پسند نہ فرمایا اور بروقت اس سے روک دیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جرمنی کی جماعت کا ایجنڈا ایسا ہے کہ اس پر عمل کے لئے غیر معمولی روپیہ درکار ہے جبکہ جرمنی میں ایک دو سال سے باقاعدہ چندوں میں کچھ کمی آرہی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مالی استعداد سے بڑھ کر تجاویز نہ دی جائیں۔ اور تمام پروگرام اپنی استطاعت کے مطابق بنائے جائیں۔

سویڈن کے بارے میں فرمایا کہ خدا کے فضل سے پرانا دور ختم ہونے کے بعد نئے لوگ ہلکے قدموں سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ امید ہے کہ یہ یہی پاکیزہ ماحول قائم رہے گا اور آئندہ تیز قدموں سے ترقی کریں گے۔

حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا کہ اس سے پہلے خطبہ میں میں نے یہ ہدایت دی تھی کہ بدوں سے جتنا دور ہو سکے اتنا دور رہا گو۔ حضرت صاحب نے احادیث کی روشنی میں فرمایا کہ جو قوم اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے اس پر اللہ کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے فرشتوں کے نزول کے عادی ہوں وہ ایک لحہ کے لئے بھی کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ ایسی مجالس میں بیٹھیں جو ذکر الٰہی کی بجائے گند پر مشتمل ہوں۔ جو ذکر الٰہی کی مجالس میں بیٹھنے کے عادی ہوں وہ بدوں کی محفل کی طرف جا ہی نہیں سکتے۔

ایک اور حدیث کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔ ایسی مجلس میں جھانک کر بھی نہیں دیکھنا چاہئے جس میں خدا کی بجائے شیطان یاد آئے۔

ایک اور حدیث کے حوالے سے فرمایا کہ جس میں یہ صفت ہو کہ جس سے محبت کرے اللہ کی خاطر کرے اس کو ایمان کی حلاوت اور مٹھاس نصیب ہوتی ہے۔ معاشرے کی بہت سی خرابیاں اس پر عمل کرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ رشتوں کے تعین میں اگر اس بات کو سامنے رکھا جائے تو معاشرہ انتہائی دلکش اور پاکیزہ بن جائے۔

حضرت صاحب نے ایک حدیث کی روشنی میں فرمایا کہ اللہ کی محبت میں ساری محبتیں آجاتی ہیں۔ ساری دنیا کے سارے مسائل کا حل اس میں آجاتا ہے۔ اس بات میں ادنیٰ سا بھی مبالغہ نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا دعوت الی اللہ کے ذریعے صرف تعداد بڑھانا مقصد نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مقصد اللہ کا قُرب حاصل کرنا ہے۔ اور اللہ کا قُرب آنحضرت ﷺ کے قُرب کو چاہتا ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے صرف انہوں نے فائدہ اٹھایا جو صدق اور اخلاص کے ساتھ آئے تھے۔ منافقین نے ان سے کوئی فائدہ نہیں پایا۔ ایمان اور ارتقاء کے مدارج تب ہی حاصل ہو سکتے ہیں جب نیک ساتھی کی صحبت حاصل کی جائے یہ مدارج سچوں کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ فرمایا مامور من اللہ سے چمٹے رہو کیونکہ وہ حسب موقع بیماروں کی اصلاح کرتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ تمام دنیا کے احمدیوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ صحبت صالحین کا سبق آج اپنے پلّے باندھ لیں۔ نو مبایعین کو بھی یہی باتیں سمجھائیں پھر آپ کو کلام اللہ کی سچی معرفت نصیب ہوگی۔ اور یہ معرفت آنحضرت ﷺ کے کردار کے حوالے سے حاصل ہوگی۔ آج جبکہ علوم کا زمانہ ہے اس کا بھی یہی رستہ ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

منگل - 5 مئی 1998ء

8-25 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
11-20 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 27-9-96۔
2-20 دوپہر۔ اردو کلاس
7-10 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

☆......☆......☆......☆

بدھ 6 مئی 1998ء

11-55 دوپہر۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
12-20 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
2-00 دوپہر۔ اردو کلاس
7-20 شام۔ ترجمہ۔ کلام الٰہی کلاس

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائش کی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کے لئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

ارشاداتِ امام

ہماری خوش قسمتی ہے کہ 'الفضل' کو حضرت امام جماعت الرابع کی دعائیں اور رہنمائی حاصل ہے۔ الفضل کے چند گذشتہ شماروں پر آپ نے جو رہنمائی فرمائی ہے ہم اسے شامل اشاعت کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

1۔ الفضل 26۔ مارچ میں کمپیوٹر کے حوالے سے مضمون بعنوان "کس کی ہار کس کی جیت" شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق حضرت صاحب نے فرمایا ہے "یہ مضمون تو خواہ مخواہ لوگوں کو یہ غلط تاثر دے گا کہ گویا انسان خدا کی تخلیق کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ حالانکہ سیدھی سی بات ہے کہ کمپیوٹر انسان نے بنایا ہے کمپیوٹر نے انسان کو نہیں بنایا۔ ساری دنیا کے سائنس دان بھی مل جائیں تو وہ کمپیوٹر کی مدد سے انسان کو نہیں بنا سکتے"

2۔ الفضل 10۔ اپریل 98ء میں سپینش ادیب میگل دے سربانتیس اور ان کے ایک ادبی کردار دون کیھوتے کے متعلق عبدالحلیم احمد صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کا نام انگریزی تلفظ میں لکھنا ضروری تھا تلفظ کے ساتھ انگریزی الفاظ قارئین کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔ Miguel De Cervantes (میگل دے سربانتیس اور اس کے کردار کا نام سپینش تلفظ کے ساتھ یہ ہے Don Quijote (دون۔ کی خوتے) انگریزی میں اسے Don Quixote لکھا جاتا ہے۔ نیز حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے "خالق" کا لفظ مجھے بہت برا لگتا ہے سیدھا سادا لفظ مصنف یا ادیب ہی کیوں نہیں لکھتے۔

3۔ الفضل 14۔ اپریل 98ء میں سید امین صاحب کی جو نظم شائع ہوئی ہے اس کا پہلا مصرع یہ تھا

بد عملیوں کی دہر میں کوئی سزا نہیں

حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ مصرع اصلاح طلب ہے اسے یوں ہونا چاہئے۔

بد عملی کی دہر میں کوئی سزا نہیں

باقی نظم اچھی ہے۔

4۔ الفضل 15۔ اپریل 98ء کے شمارہ میں لئیق احمد صاحب عابد کی جو غزل شائع ہوئی ہے اس کا پہلا مصرع یوں ہے

اس درجہ بدل جاتے ہیں انداز دھرم بھی

اس میں انداز کی "ز" کے نیچے زیر ڈالنی چاہئے تھی اور اس طرح پڑھنا چاہئے۔

اس درجہ بدل جاتے ہیں اندازِ دھرم بھی

★......★......★......★

بچے واپس رکھ دو

ایک صحابی حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضورؐ کے ساتھ تھے۔ کہ ایک چھوٹی چڑیا دیکھی جس کے ہمراہ اس کے دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچے اٹھا لئے۔ تو چڑیا ہمارے قریب آکر پھڑپھڑانے لگی حضورؐ نے دیکھا تو فرمایا۔

اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اس کے بچے واپس رکھ دو۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب قتل الذر)

غزل

غم کا علاج دکھ کا مداوا کرے کوئی
جب خواب ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی

سو سلسلے خیال کے سو رنگ خواب کے
کچھ سوچ کر کسی کی تمنا کرے کوئی

بجھتی نہیں ہے پیاس کہ جانے کہاں کی ہے
پیاسی زمیں پہ ابر سا برسا کرے کوئی

آؤں جو ہوش میں تو مئے بےخودی وہ دے
گرنے لگوں تو مجھکو سنبھالا کرے کوئی

یاران جان و دل کو کوئی جمع پھر کرے
جو بھی ہو جس کا حال سنایا کرے کوئی

جب دل کو اشک و آہ کے ساماں نہ ہوں بہم
اس بے کسی میں یاد نہ آیا کرے کوئی

کیا ہیں یہ لوگ اپنے شجر آپ کاٹ کر
دیتے ہیں پھر دُھائی کہ سایا کرے کوئی

جو تیرہ بخت ہے نہیں کھلتی ہے اُس کی آنکھ
لاکھ آسماں سے روشنی لایا کرے کوئی

اس آدمی کے آپ مسیحا نہ ہوں اگر
کس میں ہے دم کہ اب اسے زندہ کرے کوئی

ہے امن اس مکانِ محبت سرائے میں
جب چاہے آئے شوق سے آیا کرے کوئی

وہ ہے طلسم خوابِ نظارہ کہ ایک بار
دیکھے اسے تو بس اسے دیکھا کرے کوئی

کرکے سپرد اک نگہِ ناز کے حیات
دنیا کو دین، دین کو دنیا کرے کوئی

چمکیں گے آسمانِ محبت پہ خود علیم
لفظوں کے ٹھیکروں کو ستارا کرکے کوئی

عبیداللہ علیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

(آخری حصہ)

استقامت کے شہزادے

ایمان کی خاطر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے زندہ جاوید نمونے

معجزانہ رزق

اسی قید و بند اور اذیت کے عالم میں خدا تعالیٰ نے ایسے معجزانہ طور پر صحابہؓ کو رزق عطا فرمایا کہ دشمن حیران رہ گئے اور یہ امر ان کے لئے ہدایت کا موجب بن گیا۔

☆......☆......☆......☆

لذیذ پانی

حضرت ابو امامہؓ باہلی اپنی قوم کو تبلیغ کر رہے تھے مگر قوم مسلسل انکار کر رہی تھی۔ اس موقع پر انہیں سخت پیاس لگی انہوں نے پانی طلب کیا تو ان کی قوم نے کہا ہم تمہیں ہرگز پانی نہیں دیں گے۔ یہاں تک کہ تم پیاس سے مرجاؤ۔

حضرت ابو امامہؓ سر پر کپڑا لپیٹ کر سخت گرمی میں پتھروں پر لیٹ گئے۔ اور بعید نہیں تھا کہ شدت پیاس اور گرمی سے ان کی جان نکل جاتی۔ مگر خدا اپنے فدائیوں کے لئے غیر معمولی معجزے بھی دکھاتا ہے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ان کے لئے ایک قیمتی پیالہ میں ایسا پانی لایا ہے جس سے زیادہ خوبصورت پیالہ اور لذیذ پانی کبھی کسی نے نہیں دیکھا انہوں نے وہ پانی سیر ہو کر پیا۔

یہ معجزہ جب انہوں نے ثبوت کے ساتھ پیش کیا تو ساری قوم ایمان لے آئی۔

(مستدرک حاکم جلد 3 صفحہ 642 کتاب معرفۃ الصحابہ مکتبہ النصر الحدیثہ۔ ریاض)

☆......☆......☆......☆

تمہارا دین بہتر ہے

حضرت ام شریکؓ قبیلہ بنو عامر بن لوئی میں سے تھیں۔ مکہ میں اسلام قبول کیا۔ آپ خفیہ طور پر قریش کی عورتوں کے پاس جاتیں اور اسلام کی تبلیغ کرتیں۔ جب اہل مکہ کو پتہ لگا تو انہوں نے حضرت ام شریک کو پکڑ لیا اور ان کے لئے یہ سزا تجویز کی کہ انہیں اونٹ کی ننگی پیٹھ پر سوار کرا دیا اور انہیں نا معلوم منزل کی طرف لے کر چل پڑے انہیں تین دن تک کھانے پینے کے لئے کچھ نہ دیا گیا۔ جب کسی منزل پر رکتے تو خود سائے میں بیٹھ جاتے اور ان کو دھوپ میں باندھ دیتے۔ خود کھاتے پیتے اور ان کو بھوکا پیاسا رکھتے۔

مگر خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ یہ سلوک فرمایا کہ رؤیا میں انہیں بہترین ٹھنڈا اور میٹھا پانی پلایا گیا۔ جو انہوں نے اپنے اوپر بھی چھڑک لیا اور ان کی حالت بہت بہتر ہو گئی۔

جب ان کے مخالفین نے ان کی یہ کیفیت دیکھی تو سمجھا کہ شاید انہوں نے ان کے مشکیزوں سے پانی لے لیا ہے۔ مگر حضرت ام شریک نے انہیں اپنا رؤیا بتایا۔ اور انہوں نے دیکھ لیا کہ ہمارے مشکیزے باقاعدہ اسی طرح بھرے ہوئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ اور پھر اسلام لے آئے۔

(الاصابہ جلد 4 صفحہ 446 از ابن حجر عسقلانی مطبع مصطفیٰ محمد مصر۔ 1939ء)

☆......☆......☆......☆

رشتہ داروں سے جدائی

صحابہؓ پر جو ایک بہت گہرا جذباتی وار کیا گیا وہ رحمی رشتوں کا انقطاع تھا۔ ان کے اہل خاندان نے نہ صرف ان سے تمام تعلق توڑ لئے بلکہ ان پر مظالم کی بھی قیادت کرتے رہے۔ مگر صحابہؓ اس امتحان سے بھی سرخرو ہو کر نکلے۔ جیسا کہ متعدد واقعات پہلے درج کئے جا چکے ہیں۔ چند مزید نمونے پیش خدمت ہیں۔

☆......☆......☆......☆

جبری طلاق

حضور ﷺ کے دعویٰ نبوت سے قبل آپ کی دو بیٹیوں حضرت رقیہ اور ام کلثوم کے نکاح ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے ہو چکے تھے۔ جب حضورؐ نے توحید کا اعلان فرمایا تو ابولہب اور اس کی بیوی نے اپنے دونوں بیٹوں کو حکم دے کر رخصتانہ سے پہلے حضور ﷺ کی دونوں بیٹیوں کو طلاق دلوا دی۔

یہ دونوں مقدس خواتین بعد میں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان کے عقد میں آئیں۔ اور حضرت عثمان نے ذوالنورین کا لقب پایا

(اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 612 از محمد بن عبد الکریم الجزری۔ مکتبہ اسلامیہ طہران)

☆......☆......☆......☆

اگر سو جانیں ہوں

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ والدہ سے بہت محبت اور حسن سلوک کرنے والے تھے۔ جب وہ اسلام لائے تو ان کی ماں نے کہا یہ تو نے کیا دین اختیار کر لیا ہے۔ اسے چھوڑ دے ورنہ میں کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی یہاں تک کہ مرجاؤں۔ مگر حضرت سعد نے انکار کر دیا۔ اور ماں نے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ اور ایک دن رات اسی طرح گزر گیا۔ اور وہ بہت کمزور ہو گئی۔

مگر دین کے معاملہ میں حضرت سعدؓ نے غیر معمولی استقامت کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے اپنی والدہ سے کہا اگر تیرے سینہ میں ہزار جانیں بھی ہوں اور ایک ایک کر کے ساری نکل جائیں تب بھی میں کسی قیمت پر اس دین سے جدا نہیں ہو سکتا۔ یہ سنکر ان کی والدہ نے کھانا پینا شروع کر دیا۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 292 از عبد الکریم جزری مکتبہ اسلامیہ طہران)

☆......☆......☆......☆

خاندان بکھر گیا

حضرت ابو سلمہؓ نے قریش کے مظالم سے تنگ آکر مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا۔ اپنے ساتھ اپنی بیوی ام سلمہ ھند اور بیٹے سلمہ کو اونٹ پر سوار کیا اور مدینہ کی طرف چل پڑے۔

جب ام سلمہ کے قبیلہ بنو مغیرہ کو معلوم ہوا تو وہ لپک کر پہنچے اور ابو سلمہ سے کہا کہ تیری ذات تو ہم سے جدا ہو سکتی ہے مگر تو ہمارے قبیلہ کی عورت کو نہیں لے جا سکتا۔

یہ کہہ کر انہوں نے اونٹ کی نکیل ابو سلمہ کے ہاتھ سے چھین لی اور انہیں اکیلے ہجرت کی اجازت دے کر ام سلمہ کو روک لیا۔ اور قید کر دیا۔

جب ابو سلمہ کے قبیلہ بنو عبد الاسد تک یہ خبر پہنچی تو وہ دوڑے آئے اور کہا کہ ابو سلمہ کا بیٹا تو ہمارے قبیلہ کا فرد ہے اسے ہم ماں کے پاس نہیں رہنے دیں گے اور یہ کہہ کر ام سلمہ سے ان کا بیٹا بھی چھین لیا۔ جو گود کا شیر خوار بچہ تھا۔

اس طرح بیوی کو خاوند سے اور بیٹے کو ماں سے جدا کر دیا گیا۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ روزانہ صبح باہر نکل جاتی اور ویرانوں میں بیٹھ کر سارا دن آنسو بہاتی رہتی۔ اور اس طرح پورا سال اسی حال میں گزر گیا۔

یہاں تک بنو مغیرہ کے ایک آدمی کو ان پر رحم آگیا۔ ان کو بچہ واپس کیا گیا اور مدینہ جانے کی اجازت دی گئی۔ اور وہ اکیلی بچے کو لے کر مدینہ پہنچیں۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 2 صفحہ 112 مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی۔ مصر۔ 1936ء)

یہی ام سلمہؓ اپنے خاوند کی شہادت کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں اور ام المومنین کہلائیں۔

☆......☆......☆......☆

جائیداد سے محرومی

صحابہؓ نے اپنی جانیں، اپنے جسم، اپنی عزتیں اپنے تمام دنیوی تعلقات کے ساتھ اپنے تمام اموال بھی راہ مولیٰ میں چھوڑنے قبول کر لئے مگر ایمان پر آنچ نہ آنے دی۔

عاص بن وائل پر حضرت خبابؓ کی اجرت باقی تھی۔ انہوں نے تقاضا کیا تو اس نے کہا جب تک محمدؐ کی نبوت سے انکار نہ کرو گے مال نہ دوں گا۔

مگر خبابؓ نے جواب دیا مال دو یا نہ دو یہ انکار قیامت تک نہیں ہو سکتا۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورہ مریم)

نفع مند سودا

حضرت صہیبؓ بھی ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کمزور طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ انہوں نے ہجرت کرنا چاہی تو کفار نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ تم مکہ میں محتاج ہو کر آئے تھے لیکن یہاں آکر دولتمند ہو گئے اب یہ مال لے کر ہم تمہیں یہاں سے نہیں جانے دیں گے۔

حضرت صہیبؓ نے کہا اگر میں یہ سارا مال تمہیں دے دوں تو پھر جانے دو گے۔ اس پر کفار راضی ہو گئے۔ اور حضرت صہیب سارا مال دے کر متاع ایمان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔ حضور ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا۔ صہیب نے نفع بخش سودا کیا ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 صفحہ 227 دار بیروت۔ بیروت 1957ء)

☆......☆......☆......☆

ذوالبجادین

حضرت عبد اللہ ذوالبجادینؓ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی قوم نے ان کے تمام کپڑے اتروا لئے وہ اپنی ماں کے پاس گئے تو اس نے انہیں ایک چادر دے دی۔ انہوں نے اس کے دو ٹکڑے کئے ایک تو تہہ بنا لیا اور ایک اوپر قمیص کے طور پر لے لی۔

یہی ان کی جائیداد تھی جسے لے کر وہ خوش خوش حضورؐ کے پاس آگئے اور حضورؐ نے دو چادروں کی وجہ سے ہی انہیں ذوالبجادین کا لقب عطا فرمایا۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 122 از عبد الکریم جزری۔ مکتبہ اسلامیہ طہران)

یہ کیفیت دو چار صحابہ کی نہیں سب مہاجرین کی تھی۔ وہ جہاں جہاں سے بھی آئے اپنے تمام اموال اور جائیدادیں یا خود چھوڑ کر آگئے یا دشمنوں نے زبردستی چھین لیں۔ اور ان پر قبضہ کر لیا۔ چنانچہ بڑے بڑے مالدار اور تاجر صحابہؓ اس حال میں مدینہ پہنچے کہ تن کے کپڑوں کے سوا اور کوئی چیز ان کے پاس نہ تھی۔

ہاں آسمان سے حاصل ہونے والی رضاء الٰہی کی ردا ان پر سایہ فگن تھی۔

آنحضرت ﷺ کی اپنی تمام آبائی جائیداد جو مکہ میں تھی اس پر عقیل نے (جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے) قبضہ کر لیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی جگہ چھوڑی ہے جہاں ہم ٹھہر سکیں۔ اور ایسی عالی ظرفی کا مظاہرہ کیا کہ فتح کے باوجود وہ مکانات اور جائیدادیں ان سے واپس نہ لی گئیں۔

(بخاری۔ کتاب المغازی باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

☆......☆......☆......☆

خوش قسمت قوم

الغرض یہ ایک عجیب خوش قسمت قوم تھی۔ انہوں نے ایک ہاتھ سے ساری دنیا تج دی اور

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کا دن 5- مئی

تاریخ عالم 1818ء

سوشلزم کا بانی کارل مارکس پیدا ہوا۔

کارل مارکس جرمن نژاد تھا اور اس نے برلن یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی اپنی زندگی کا آغاز شعبہ صحافت سے کیا اور ایک آزاد خیال اخبار کی ادارت سنبھالی۔ لیکن اپنے انقلابی نظریات کی وجہ سے جرمنی چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد وہ فرانس اور پھر برسلز منتقل ہوا۔ برسلز میں اس کی ملاقات فریڈرک اینگلز سے ہوئی۔ ان دونوں نے مل کر کمیونسٹ مینی فسٹو تحریر کیا جس نے دنیا بھر میں ہلچل مچادی۔ اس کتابچہ میں سائنسی سوشلزم کے اغراض و مقاصد مختصراً بیان کئے گئے ہیں۔ بعد ازاں مارکس جرمنی چلا گیا جہاں سے اس کو پھر ملک بدر کر دیا گیا اور وہ لندن چلا گیا۔

کارل مارکس کو اصل شہرت اس کی کتاب "سرمایہ" سے ملی جس کا ترجمہ فرانسیسی، روسی، انگریزی اور دوسری زبانوں میں کیا گیا۔ اگرچہ مارکس کے بقول یہ کتاب سرمایہ داری کے نظام کی تشریح کرتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اس نظام کی فرد جرم بھی ہے۔ جس میں سرمایہ دارانہ نظام کے استحصالی طریقوں کی اصلیت آشکار کی گئی ہے۔

مارکس نے ایک ایسے معاشرے کے بنیادی خدوخال مرتب کئے ہیں جہاں ہر شخص سے اس کی صلاحیت کے مطابق کام لیا جائے اور ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق سب کچھ دیا جائے۔ مارکس نے دعویٰ کیا کہ یہ صرف اک سوشلسٹ معاشرے ہی میں ممکن ہے۔

14 مارچ 1883ء کو اس کا انتقال ہو گیا اور اسے لندن کے ہائی گیٹ قبرستان میں اس کی بیوی کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

1821

کو نپولین بوناپارٹ نے وفات پائی 1789ء میں انقلاب فرانس کے بعد فرانس میں افراتفری اور لاقانونیت پھیل گئی۔ ملک میں خانہ جنگی شروع ہونے کا امکان تھا۔ دوسرے ممالک مثلاً انگلستان جرمنی وغیرہ فرانس کے حصے بخرے کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ ایسی صورت حال میں نپولین بوناپارٹ وہ شخص تھا جس نے چومکھی لڑائی لڑتے ہوئے ملک میں نظم و نسق بحال کیا اور دوسرے ممالک سے جنگوں میں فتوحات حاصل کیں اور ملک کو پھر وہ عظمت عطا کی جس کا وہ حق دار تھا۔

لیکن آخر کار انگریزوں نے اسے واٹرلو کے مقام پر شکست دے کر جنگی قیدی بنا لیا اور سینٹ ہیلنا کے جزیرے میں تاحیات قید رکھا گیا حتیٰ کہ 5 مئی 1821ء کو وہیں اس کی وفات ہوئی۔

1930ء

کو برطانیہ کی پہلی خاتون ہواباز ایمی جانسن نے برطانیہ سے آسٹریلیا تک ایک سنگل انجن والے جہاز میں تنہا پرواز کا آغاز کر کے 24 مئی 1930ء کو آسٹریلیا کے شہر ڈارون تک اپنا ہوائی سفر ختم کیا جہاں اس کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ اس بہادر خاتون کا انتقال 1941ء میں ہوا۔

1912ء

کو روس کے مشہور اخبار پراودا کی اشاعت کا آغاز ہوا۔

تاریخ احمدیت 1940ء

کو بیت احمدیہ موسیٰ بنی (بہار ہندوستان) کا افتتاح ہوا۔ اس بیت کا افتتاح حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب نے کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 201)

1970ء

کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کا دورہ گیمبیا ختم ہوا اور آپ گیمبیا سے سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن ٹھیک ایک بجے بذریعہ ہوائی جہاز پہنچے۔

(الفضل 8 مئی 1970ء)

★......★......★......★

نقطہ نظر

ثناء اللہ بلتستانی

صحافت میں دیانت کا فقدان

صحافت ایک مقدس مشن ہے اور یہ معاشرے کے مسائل حل کرنے، مختلف خیالات کو ایک دوسرے تک پہنچانے اور نئے افکار و واقعات سے آگاہی حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اخبارات میں خبریں، معلومات حالات واقعات پر تبصرے اور تجزیے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ قارئین کو بھی اظہار خیال کی دعوت دی جاتی ہے۔ جس سے علم و دانش کے نئے نئے باب کھلتے ہیں۔ سوچ بچار کے نئے نئے زاویے سامنے آتے ہیں۔ اور صحافت جیسے مقدس پیشے کا تقاضا یہی ہے کہ خبریں حقیقت پر مبنی ہوں سنی سنائی اور غیر حقیقی نہ ہوں اور کسی شائع شدہ خبر، بیان یا مضمون کے حق یا مخالفت میں آنے والی رائے کو بھی یکساں مقام دیا جائے۔ یہی صحافتی دیانتداری ہے۔

لیکن بدقسمتی سے عالمی صحافت میں بالعموم اور ہماری قومی صحافت میں بالخصوص دیانت کا سخت فقدان ہے۔ اور عوامی مسائل، تازہ ترین حالات و واقعات اور دیگر اہم امور کو پیش نظر رکھنے کی بجائے انتہائی غیر ضروری اور غیر دلچسپ واقعات کو انتہائی اہم اور حقیقی بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً چند سال قبل جب غلام اسحاق خاں صدر پاکستان تھے تو شام کے ایک اخبار نے ایک دن یہ لیڈ لگادی کہ۔ "صدر غلام اسحاق خان قتل کر دیئے گئے۔"

اخبار کی آٹھ کالمی یہ سرخی دیکھ کر اخبار ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ خبر کو مکمل پڑھنے پر پتا چلا کہ جس اسحاق خان کو قتل کیا گیا تھا وہ کسی محلے کی تنظیم کے صدر تھے۔ اس طرح سے اخبارات عوام کو بے وقوف بنا کر یا "اندھیرے" میں رکھ کر اخبار کی فروخت چاہتے ہیں۔ جو کہ صحافتی اصولوں کے بالکل خلاف ہے۔

رپورٹنگ Reporting کرتے ہوئے صحافی حقائق سے بالکل چشم پوشی بلکہ طوطا چشمی سے کام لیتے ہیں۔ ان کو بس رپورٹنگ کی جلدی ہوتی ہے حقائق اور اعداد و شمار کی کھوج میں دیانت کا خیال نہیں کرتے۔ اور ایڈیٹنگ کرتے ہوئے بھی بعض صحافی اگر خبر مزاج کے مطابق نہ ہو تو بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہیں۔

جیسا کہ ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک کارڈینل خطاب کے لئے نیویارک جا رہے تھے ان کو ہدایت کی گئی تھی کہ پریس والوں سے محتاط رہیں۔ چنانچہ جب وہ پہنچ گئے تو ائرپورٹ پر ہی پریس والوں نے گھیر لیا۔ ایک نے سوال کیا کہ کیا آپ کلب بھی جائیں گے۔ اس کارڈینل نے سوال کو بھانپتے ہوئے فوراً ہی کہا کیا یہاں کلب بھی ہیں؟ اگلے دن اخبارات میں خبر یہ آئی کہ کارڈینل کا ائرپورٹ پر اترتے ہی پہلا سوال "یہاں کلب ہیں؟"

کبھی کبھار تو بالکل اسی طرح پریس کانفرنس کی رپورٹنگ کرتے ہوئے لیڈر کہتا کچھ ہے اور اخبارات میں چھپتا کچھ اور ہے۔ اور وہ صاحب اس پریس کانفرنس کی رپورٹ پڑھ کر حیران و پریشان ہو جاتے ہیں۔ کہ ایسی باتیں بھی اس سے منسوب کی گئی ہیں۔ جو اس نے نہیں کہیں۔ گویا کہ بات کچھ اس سے ملتی جلتی ہے کہ

ہم دعا لکھتے رہے اور وہ دغا پڑھتے رہے
ایک نقطے نے ہمیں محرم سے مجرم کر دیا

حادثات کی رپورٹنگ کرتے ہوئے تو رپورٹرز "کمال" ہی کر دیتے ہیں۔ ہر اخبار ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔ حالانکہ ایسے اندوہناک واقعات عوام کو صحیح اطلاعات پہنچانے کے ساتھ ساتھ ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے عزیز و اقربا کے ساتھ ہمدردی کرنے کے متقاضی ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں پانچ دس زخمی یا ہلاک ہوں تو اس تعداد کو خوب بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے اس طرح سے لوگ مزید پریشان ہو جاتے ہیں۔

صحافتی اقدار کی سخت پامالی اس طرح بھی ہو رہی ہے کہ ہمارے ہاں شخصیات اور کمیونیٹیز سے متعلق بغیر تصدیق کے خبریں اور بیانات تو وہ شائع کر دیتے ہیں لیکن ان کی طرف سے کوئی تردید یا مذمت ان خبروں یا بیانات سے متعلق دیئے جائیں تو شائع نہیں کرتے۔ اگر شائع کریں تو صحیح جگہ نہیں دیتے۔ حالانکہ صحافتی دیانتداری کا تقاضا تو یہ ہے کہ دونوں بیانات کو یکساں جگہ دی جائے۔ صحافت میں کسی بیان کے حق یا مخالفت، تردید یا مذمت میں آنے والے بیانات یا خبروں کی انصاف کے ساتھ کوریج نہ کرنا انتہائی افسوسناک ہے۔

اب اگرچہ نئے اخبارات نے پرانے اخبارات کے خود ساختہ "نظریات" اور "اصولوں" کا شیرازہ بکھیر دیا ہے۔ لیکن اب بھی صحافتی رہنما اصولوں پر عمل درآمد کی اشد ضرورت ہے۔

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 3

دوسرے ہاتھ سے وہ سب کچھ پالیا جس کی ایک سعادت مند انسان تمنا کر سکتا ہے۔

انہوں نے جو بھی کھویا اس سے ہزاروں گنا بڑھ کر پایا کیونکہ خدا اپنے سچے عاشقوں اور ایمانداروں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ تو اس دنیا میں صورت خورشید بستے ہیں ادھر ڈوبے اور ادھر نکلے۔ آج ان صحابہؓ کے تمام دشمن ملیامیٹ ہو چکے ہیں مگر ان عالی ہمت انسانوں کو ہمیشہ عزت اور فخر کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے یہی تاریخ ہے جو آج بھی دہرائی جائے گی۔ یہی قربانیاں ہیں جن کے مقدر میں کبھی فنا نہیں لکھی گئی۔ یہی عظمتیں ہیں جو ناقابل تسخیر ہیں۔

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظفر احمد ظفر

قابلِ غور

مباہلہ کی حقیقت

نوٹ- اس اقتباس میں بعض کتابت کی غلطیاں ہیں- مگر حوالہ من و عن شائع کیا جارہا ہے-

(ادارہ)

مولانا عبدالسمیع عاصم صاحب اپنے مضمون مطبوعہ "اہل حدیث" میں تحریر کرتے ہیں-

مباہلہ چونکہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے یہ معلوم ہو کہ مباہلہ کیا ہے ہمارے عرف میں مباہلے کے متعلق بڑی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ حتی کہ لوگوں نے آگ میں چھلانگ لگانا' بہت اونچی جگہ سے چھلانگ لگانا پانی میں کودنا وغیرہ کو مباہلہ قرار دے رکھا ہے حالانکہ مباہلہ کا یہ قطعاً مطلب نہیں کہ کسی بڑے مسئلے پر جھگڑنے والے دو فریق آگ میں چھلانگ لگائیں تو حق والا بچ نکلے اور جھوٹا جل جائے یہ مطلب سراسر قرآن وسنت کے منافی ہے-

مباہلہ عربی لفظ ہے اس لئے سب سے پہلے ہم عربی لغات سے اس کا مطلب بیان کرتے ہیں-

1- لغت کی معروف کتاب المنجد صفحہ نمبر 104 پر ہے باہل بعضہم بعضاً ایک دوسرے پر لعنت بھیجنا ابتہل اللہ تعالیٰ سے عجز و انکساری دعا کرنا-

2- معجم القرآن صفحہ نمبر 200 میں ہے- نبتہل نلتعین' نتداعی باللعن' ندع اللّٰہ علی الظالمین' یعنی نبتہل کا ترجمہ کیا ہے ہم لعنت کریں' لعنت کی دعا کریں' ہم ظالموں کے خلاف لعنت کی دعا کریں-

قرآن مجید میں رسول اللہ صلعم کو نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا گیا وہاں بھی لفظ نبتہل بولا گیا ہے لہٰذا ہم مختلف مکاتب فکر کے مفسرین کی آراء کی روشنی میں واضح کرتے ہیں کہ اس کا کیا مفہوم ہے انشاء اللہ اس تفصیلی گفتگو سے مباہلہ کی اصل حقیقت نمایاں ہو جائے گی-

1- مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب اپنی تفسیر کے صفحہ نمبر 84 پر رقم طراز ہیں "حضورؐ ان سب سے فرمارہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا "غور کیجئے! مولوی نعیم الدین صاحب کے نزدیک مباہلہ کا معنی دعا کرنا ہے-

2- امام زمخشری فرماتے ہیں: اصل الابتہال العنۃ والدعا' ثم شاع فی مطلق الدعا (الکشاف) اصل مباہلہ لعنت اور دعا ہے' پھر اس لفظ کا استعمال مطلقاً دعا کے لئے عام ہو گیا-

3- امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جلالین میں لکھتے ہیں: ثم نبتہل نتضرع فی الدعا' مطلب یہ ہے کہ انہوں نے بھی آیت مباہلہ میں مباہلہ کا یہی مفہوم ذکر کیا ہے کہ ہم عاجزی سے دعا کریں گے- جلالین صفحہ 53)

4- امام ابن کثیر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی تفسیر میں مباہلہ کا معنی لعنت کی دعا کیا ہے- (تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 368)

5- مفسر قرآن امام معین الدین نے تفسیر جامع البیان صفحہ 53 میں مباہلہ کا معنی عاجزی کے ساتھ دعا کرنا ہی قرار دیا ہے-

6- امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح القدیر میں لکھتے ہیں: اصل الا بتہال- الاجتہاد فی الدعا باللعن وغیرہ' مباہلہ کا اصل مفہوم یہی ہے کہ لعنت یا غیر لعنت کی دعا کرنا- (فتح القدیر ج 1 صفحہ 347)

یہ چند مفسرین اور اہل لغت کے حوالہ جات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مباہلہ کا مفہوم یہی ہے کہ کسی عقیدے کی سچائی یا بطلان میں جھگڑنے والے فریقین ایک دوسرے کے خلاف دعا کریں کہ یا اللہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اسے برباد کردے' اس پر لعنت بھیج-

مباہلے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ فریقین ایک مسئلے کے لئے آگ میں چھلانگ لگائیں- مختلف ادوار میں کئے جانے والے مباہلے بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں-

1- حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف شکایت کرنے والے کے متعلق کہا تھا یا اللہ! اگر میں جھوٹا ہوں مجھے ارذل العمر میں مبتلا کردے اور اگر یہ جھوٹا ہے تو اسے ارذل العمر میں مبتلا کردے-

(ہفت روزہ اہل حدیث لاہور- 10- اپریل 98ء ص 31)

★......★......★......★

فکر و ضمیر اور مذہب کی آزادی

1997ء

ماہنامہ جہد حق لکھتا ہے-

1- فرقہ واریت پچھلے کئی برسوں سے مذہبی عدم رواداری اور عدم برداشت کا رویہ عروج پر ہے- آٹھ ماہ میں 165 افراد مارے گئے جن کا تعلق زیادہ تر پنجاب سے تھا- ان میں 95 شیعہ اور 70 سنی تھے- اب یہ فرقہ واریت خود سنی فرقوں کے اندر بھی پیدا ہو رہی ہے- دیوبندیوں' بریلویوں اور اہل سنت کے درمیان بھی تشدد آمیز واقعات ہوئے- زیادہ انتہا پسند تنگ نظر اور محدود' تر فرقہ واریت کی علم بردار تنظیمیں نمایاں ہوئیں-

2- احمدی اس سال بھی احمدیوں کے خلاف عدم برداشت کا رویہ زوروں پر رہا- چند مذہبی تنظیموں کا مقصد وجود ہی احمدیت کے خلاف جدوجہد تھا- لیکن بعض مخصوص مسائل نے تمام مذہبی تنظیموں کو احمدیوں کے خلاف متحد کیا- سال کے دوران کم از کم 3 احمدیوں کو ان کے عقیدے کے باعث ماورائے عدالت طریقے سے قتل کیا گیا- 3- احمدیوں کو توہین رسالت کے جرم میں 25 سال قید اور بھاری جرمانوں کی سزائیں سنائی گئیں- 32 پر امتناع قادیانیت ایکٹ اور توہین مذہب کے قوانین کے تحت الزامات لگائے گئے جبکہ 59 کے خلاف مذہبی بنیادوں پر مقدمے درج کئے گئے- ان میں ایک 16 سالہ نوجوان بھی شامل تھا- جس کے خلاف توہین رسالت اور دیگر متعلقہ الزامات میں مقدمہ درج کیا گیا-

3- مسیحی مسیحیوں کی دو جڑواں پرانی اور تاریخی بستیوں شانتی نگر اور ٹبہ کالونی کو مشتعل ہجوم نے تباہ و برباد کردیا- قریبی شہر خانیوال میں 13- گرجا گھروں کو آگ لگائی گئی اور توڑ پھوڑ کی گئی- ان پر الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے قران کی بے حرمتی کی ہے- اس کے علاوہ ذاتی زمینوں پر قبضہ کرنے' تشدد کا نشانہ بنانے یا ہراساں کرنے کے متعدد واقعات رونما ہوئے-

4- ہندو اور "چھوٹی" ذاتیں دو اقلیتی ارکان اسمبلی نے ایوان میں شکایت کی کہ ان کے فرقے کی لڑکیوں کو اغوا کرنے کے بعد زبردستی مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے- تھرپار کر کے گاؤں وہوڑو اور ملتان کے قریب نواں شہر میں دو مندروں کو زبردستی گرائے جانے کے واقعات بھی ہوئے-

(جہد حق جلد نمبر 5 شمارہ نمبر 3 مارچ 1998ء ص 24)

★......★......★......★

کفن مسیح انٹرنیٹ پر

TIME انٹرنیشنل لکھتا ہے-

ٹیورن کا کفن جس کے بارہ میں یہ نظریات ہیں کہ عیسیٰؑ کے جسد کو اس میں لپیٹا گیا تھا- ایک متنازعہ مسئلہ ہے- اس کفن کے کپڑے پر بہت سی تحقیقات ہوئیں تا معلوم ہو سکے کہ اس کپڑے کا کونسا زمانہ بنتا ہے- اس کفن کو جلانے کی بھی کوششیں کی گئیں تاہم تاحال یہ کفن عالم عیسائیت میں ایک غیر معمولی مذہبی حیثیت کا حامل رہا ہے- کفن کو شاذ و نادر ہی زیارت کے لئے رکھا جاتا ہے عموماً دس سال کے بعد اسے زیارت کے لئے کھولا جاتا ہے تاہم گذشتہ زیارت کا 20 سال قبل 18- اپریل تا 14- جون کو اہتمام کیا گیا- اب دانشور یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ اس کفن کو جب اتنی حفاظت اور ستاری میں رکھا جاتا ہے تو انٹرنیٹ پر لانے کی کیا ضرورت تھی- بہرحال اگر آپ کفن مسیح' اس کی تاریخ' اس کے آغاز' اور اس کفن پر جو بحث و تمحیص ہو چکی ہے کے بارہ میں معلومات چاہتے ہیں یا ویڈیوز دیکھنا چاہتے تو اس کے لئے آپ کو On line پر پہلے بکنگ کروانی ہوگی یوں آپ انٹرنیٹ کی مدد سے گھر بیٹھے اہم اور نادر معلومات حاصل کرسکتے ہیں-

ایڈریس-

WWW. Shroud" Com

(ہفت روزہ Time انٹرنیشنل 30- مارچ 1998ء ص 4)

★......★......★......★

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ ان کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر ان کو اس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں
(درثمین)

کاروباری دورہ

جمشید چشتی اپنے کالم کانچ کی لوح میں لکھتے ہیں-

"پاکستان سے جو پیر حضرات یورپ' امریکہ اور کینیڈا تبلیغ اسلام کے نام پر جاتے ہیں وہ درحقیقت ان کا کاروباری دورہ (بزنس ٹور) ہوتا ہے کیونکہ یورپ و امریکہ میں اکثریت ان مسلمانوں کی ہے جن کا ایمان اس قدر کمزور ہے کہ انہیں تعویذ دھاگوں کے آسرے کی ضرورت محسوس ہوتی رہتی ہے لندن میں قیام کے دوران یہ سب مظاہرے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں ایک بہت مشہور "گدی" کے گدی نشین (نام نہیں لکھوں گا) لندن میں اسی کاروبار سے اپنی روزی کما رہے ہیں بلکہ وہاں انہوں نے اپنی پراپرٹی بھی بنالی ہے اولاد نرینہ کے تعویذ کا ہدیہ پندرہ پونڈ بیماری سے صحت یابی کے لئے تعویز کا معاوضہ دس پونڈ حتیٰ کہ (نعوذ باللہ) سرکار دو عالم ﷺ کا دیدار کروانے کی بھی انہوں نے قیمت لگا رکھی ہے توبہ توبہ-

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 22- اپریل 98ء)

★......★......★......★

ظلم کی انتہا ہے

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ معاشرہ میں ظلم کی انتہاء ہے- جہاں جاتا ہوں کوئی کہتا ہے میری بیٹی کی عزت لٹ گئی ہے- کوئی کہتا ہے- میرا بھائی قتل ہو گیا ہے- میرا بیٹا قتل ہو گیا- انصاف نہیں ملتا- اب ایک ممبر اسمبلی کو گھر میں گھس کر قتل کر دیا گیا ہے- ان خیالات کا اظہار انہوں نے جنڈیالہ شیر خان سے تعلق رکھنے والے مقتول ایم این اے محمود اکبر خان اور دیگر مقتولین کے لواحقین سے اظہار تعزیت کے موقع پر ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا-

میاں نواز شریف جب تقریر کے لئے اٹھے تو گرد و نواح میں بیٹھے ہوئے مظلوم افراد نے واویلا کرتے ہوئے پولیس زیادتی کے واقعات اور شکایات کے انبار لگا دیئے اس پر وزیراعظم نے کہا کہ حالات سنگین سے سنگین تر ہوتے جا رہے ہیں انتظامیہ اور پولیس مشنری جذبے کے ساتھ کام کرکے ایسے واقعات پر قابو پا سکتی ہے انہوں نے کہا اس طرح کے واقعات اچھے حالات کی نشان دہی نہیں کرتے-

(روزنامہ "نوائے وقت" 18- اپریل 1998ء)

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض احمد ملک۔ ڈوالمیال

بوچھال کلاں (چکوال) کے پہلے احمدی

حضرت صوبیدار غلام حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ

صوبیدار غلام حسین صاحب ولد شرف دین صاحب بوچھال کلاں ضلع چکوال (سابقہ ضلع جہلم) کے پہلے احمدی تھے (ماہنامہ خالد ستمبر 1962ء)۔ آپ 1899ء کے لگ بھگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ صوبیدار صاحب فوجی ملازمت کے دوران بابو نواب دین صاحب آف سیالکوٹ کی دعوت الی اللہ سے احمدی ہوئے جہلم چھاؤنی میں آپ اکٹھے ملازم تھے۔ قبول احمدیت کے بعد سلسلہ کی کتب کا خوب مطالعہ کیا اور احمدیت کو حرز جان بنالیا۔ آپ اردو، فارسی اور انگریزی میں مہارت رکھتے تھے۔ عالم باعمل اور صاحب کشوف تھے۔

جب 1914ء کی جنگ عظیم خوب زوروں پر تھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلامتی کی بشارت دی جو کہ پوری ہوئی اور دوران جنگ صوبیدار صاحب کو کوئی گزند نہ پہنچی۔ صوبیدار صاحب اپنے کام میں بہت مشاق تھے آپ فوجی پیغامات میں خاص مہارت رکھتے تھے۔ سچائی ایفائے عہد اور کام کی پختگی کی وجہ سے آپ کا خوب رعب اور دبدبہ تھا۔ بڑے باوقار طریقہ سے رہتے تھے۔ جنگ عظیم میں جب ہر قسم کے اخبارات فوج میں جانے بند ہوگئے تو "الفضل" اخبار باقاعدہ صوبیدار صاحب کے نام جاری رہا اور انہیں موصول ہوتا رہا۔

حضرت صوبیدار غلام حسین صاحب بڑے حاضر جواب مناظر تھے۔ مدمقابل خواہ کسی مذہب کا ہو۔ اپنے ٹھوس دلائل اور براہین کے ساتھ اسے لاجواب اور خاموش کر دیتے تھے۔ عیسائیوں کو تو اپنا خاص شکار سمجھتے تھے۔ "ریویو آف ریلیجنز" میں گاہے گاہے آپ کے مضامین شائع ہوتے رہتے تھے۔ آپ کا ایک مضمون "عیسائیوں سے بیس سوالات" آپ کی وفات کے بعد "ریویو آف ریلیجنز" ماہ جنوری 1930ء کے صفحہ 92 پر شائع ہوا۔

چندہ کی ہر تحریک پر فوراً لبیک کہتے ہوئے اس میں شامل ہو جاتے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ساتھ آپ کے مخلصانہ تعلقات تھے صوبیدار صاحب نے ایک دفعہ واقعہ بتایا کہ جب میں ملازمت کے دوران بوشہر سے رخصت لے کر قادیان گیا تو مہمان خانہ میں قیام کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے گھر سے اپنے خادم کے ہاتھ پھل بھیجا کہ مہمان خانہ میں جو مہمان بوشہر سے آئے ہیں ان کو دینا۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد پرنس آف ویلز ولی عہد جارج پنجم سیرو تفریح کے لئے ہندوستان آئے اور دہلی میں دربار لگایا تمام رعایا کے رؤسا اور امراء ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور تحفے تحائف پیش کئے اس موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے سچائی کی دعوت پر مشتمل ایک کتاب تحفہ شہزادہ ویلز تصنیف فرمائی۔ اور انگریزی زبان میں نہایت اعلیٰ قسم کے کاغذ پر چھپوا کر جماعت احمدیہ کے بڑے بڑے فوجی عہدیداروں کپتان۔ لیفٹیننٹ اور صوبیداروں پر مشتمل ایک وفد تیار کرکے دہلی بھجوایا اس میں دوالمیال کے کپتان غلام محمد صاحب اور بوچھال کلاں کے صوبیدار غلام حسین صاحب کو بھی شامل ہونے کا فخر حاصل ہوا۔

صوبیدار غلام حسین صاحب کی دعوت الی اللہ کی بدولت دوسرے نمبر پر بوچھال کلاں میں ملک رعایت اللہ صاحب ولد احمد خان صاحب اور پھر تیسرے نمبر پر میاں حسن الدین صاحب ولد میاں شمس الدین صاحب چوتھے نمبر پر ملک دیدار بخش صاحب ولد نواب بخش صاحب نے احمدیت کی صداقت کو قبول کیا۔

صوبیدار صاحب کی راست گوئی کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ ان کے کرنل نے آزمائش کے طور پر عصر کے وقت کہا صوبیدار صاحب! دیکھو اس وقت آسمان پر ایک ستارہ نظر آرہا ہے۔ اس طرح متعدد حوالداروں۔ نائب صوبیداروں۔ اور صوبیداروں کو دکھایا اور جو کہتا ہاں صاحب بہادر ستارہ نظر آرہا ہے وہ تو ٹھیک کہلاتا اور جو ستارے کے وجود سے انکار کرتا اسے کہا جاتا کہ تمہاری نظر کمزور ہے تمہیں ملازمت سے فارغ کر دیا جائے گا۔ جب صوبیدار غلام حسین صاحب کی باری آئی تو کرنل نے کہا کہ دیکھو صوبیدار صاحب وہ ایک ستارہ نظر آرہا ہے صوبیدار صاحب نے نہایت غور سے دیکھا اور جواب دیا کہ اس وقت کوئی ستارہ وغیرہ نہیں ہے۔ کرنل نے کہا کہ تمہاری نظر کمزور ہے صوبیدار صاحب نے جواب دیا میری نظر بالکل درست ہے اس وقت آسمان پر کوئی ستارہ وغیرہ نظر نہیں آرہا۔ کرنل نے نہایت غصے میں کہا تمہاری نظر ٹھیک نہیں ہے میں تجھے ملازمت سے فارغ کردوں گا۔ صوبیدار صاحب نے نہایت اطمینان سے کہا کہ بے شک فارغ کردیں۔ اس وقت ستارہ ہرگز نظر نہیں آرہا یہ سب جھوٹ بولتے ہیں۔ کرنل نے کہا اچھا یہ سب جھوٹ بولتے ہیں اور تم اکیلے سچ بولتے ہو۔ میں تمہاری خبرلوں گا۔ یہ کہہ کر کرنل چلا گیا۔ لیکن صوبیدار صاحب کے بیان میں ذرہ بھر فرق نہ آیا حسب معمول خوب ہشاش بشاش رہے۔ دوسرے دن کرنل صاحب نے سب کو اکٹھا کرکے کہا کہ تم سب لوگ جھوٹے ہو۔ کل یوں ہی کہتے رہے کہ ستارہ نظر آرہا ہے۔ صوبیدار صاحب خوب دلیر۔ بہادر اور سچے انسان ہیں۔ اس طرح سے صوبیدار صاحب کے سچ کہنے پر تعریف اور ستائش کی اور دوسروں کو نہایت شرمسار کیا۔

صوبیدار صاحب نے عمر کے آخری سالوں میں ضلع منٹگمری (موجودہ ساہیوال) میں زمین حاصل کی اور وہیں رہنے لگے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کا جسد خاکی بوچھال کلاں لایا گیا اور ادھر ہی مدفون ہوئے۔ آپ موصی بھی تھے مگر بعض ناگزیر حالات کے تحت آپ کی میت قادیان نہ پہنچائی جاسکی۔ اب بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کے نام کا کتبہ لگا ہوا ہے۔ آپ کی وفات کا ذکر 7- مارچ 1930ء کی الفضل میں درج ہے۔

ماخذ یہ حالات مکرم سلطان بخش صاحب آف کلر کہار (کلر کہار کے پہلے احمدی) کے غیر مطبوعہ نوٹس "تاریخ احمدیت علاقہ ونہار ضلع چکوال" سے لئے گئے ہیں۔ جو آپ کے بیٹے مکرم منور احمد صاحب عارف رحمان کالونی ربوہ کے پاس موجود ہیں اور مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع چکوال کے تصدیقی دستخط سے موصول ہوئے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

تعارف کتب

فنِ تجوید

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احباب جماعت کو صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ تجوید کا علم حاصل ہونے سے قرآن کریم صحیح تلفظ سے پڑھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ علم تجوید کے بارہ میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ نے ایک مختصر سی کتاب "فن تجوید" شائع کی ہے۔ کتاب کی فصل اول میں مخارج حروف کی تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ کسی حرف کے مخرج معلوم کرنے کا نہایت آسان طریق بھی بتایا گیا ہے۔

فصل ثانی میں قرات اور اصلاح تلفظ کے سلسلہ میں متعدد عناوین قائم کئے گئے ہیں۔ کتاب کے آخر میں حروف ہجا صحیح تلفظ اور صفات لازمہ کے ساتھ ایک چارٹ کی شکل میں بیان کئے گئے ہیں۔ جو تجوید سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔ عموماً تجوید ایک مشکل مضمون تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کتاب میں اسے بہت آسان کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے تجوید ایک علم ہی نہیں بلکہ ایک فن بھی ہے۔ اسی وجہ سے کتاب کا نام فن تجوید رکھا گیا ہے۔

کتاب ہٰذا میں تجوید کی ترقی کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ اور اہل ربوہ کے کردار کے ساتھ جماعت احمدیہ کراچی کی مساعی کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

(تبصرہ۔ عبدالستار خان)

☆......☆......☆......☆

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام امامت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔

کلام الٰہی اور جس کے وجود باجود پر اس عظیم کتاب کا نزول ہوا اس کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کے لئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا اس فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کے لئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے اپنے عہد امامت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دیکر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تاکہ اس اعانت کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جاسکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

براہِ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کے لئے بھجوائیں۔

یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(امداد طلباء نظارت تعلیم ربوہ)

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد افضل قریشی صاحب واقف زندگی، سابق مربی بلاد مغربی افریقہ و ماریشس بروز جمعہ المبارک 24-اپریل 1998ء علی الصبح وفات پاگئی ہیں۔ آپ حضرت مولوی عطامحمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بڑی بیٹی تھیں۔ 76 سال کی عمر پائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

اسی روز بعد نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرماوے، درجات بلند فرماوے، لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

○ مورخہ 98-4-30 بروز جمعرات رات 6 بجے مکرم صوفی محمد اسحاق خانصاحب جو عرصہ بیس سال سے جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ کے صدر چلے آرہے تھے۔ بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ ان کی عمر 74 برس تھی۔ آپ موصی تھے آپ کی میت یکم مئی کو ربوہ لائی گئی محترم مولانا جمیل الرحمان رفیق صاحب نے بعد از جمعہ بیت الاقصیٰ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم میر عبدالباسط صاحب نائب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ عزیز شہروز (بعمر ساڑھے پانچ سال) ابن مکرم سعید طارق صاحب دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ 24 اپریل سے ٹانگ ٹوٹ جانے سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے

○ مکرم مشتاق عالم صاحب فاروقیہ (ٹیکسلا) عرصہ تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری عبدالرحیم مجاہد صاحب ساہیوال شہر کی بیٹی محترمہ نصرت شاہین صاحبہ بعارضہ قلب سواہ ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کے خاوند 8 ماہ قبل کار کے حادثہ میں وفات پاگئے۔ ان کی دو بچیاں اور ایک بچہ ہے جو چھوٹی عمر کے ہیں۔

○ مکرم قیصر محمود گوندل صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ریڑھ کی ہڈی کا فاروق ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم یوسف سجاد صاحب مربی سلسلہ قصور کو زخموں کی وجہ سے ابھی تکلف ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب سمن آباد لاہور کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن شیخ زاید ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔

ان سب کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ 8-مارچ 1998ء بعد عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے محترمہ سیمرا منیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر الرحمان صاحب ساکن محلہ باب الابواب ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرم شیخ احسان الرحمان صاحب ابن محترم شیخ فیض الرحمان صاحب ساکن فیصل آباد کے ساتھ فرمایا۔ محترمہ سیمرا منیر محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب سابق سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی پوتی اور محترم شیخ احسان الرحمان صاحب حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم رانا صدیق احمد صاحب آف اسلام آباد کو مورخہ 7 فروری 1998ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ کا نام اکاش حیدر تجویز ہوا ہے بچہ رانا منیر احمد صاحب دارالعلوم شرقی کا پوتا اور ڈاکٹر عبدالقادر خان صاحب (وفات یافتہ) آف رابگڑھ لاہور کا پڑنواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک دیندار خادم دین اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

○ مکرم نور احمد بشیر صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج فتح جنگ ضلع اٹک کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29-اپریل 1998ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام صالحہ نور تجویز فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم و محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سیالکوٹی صدر دارالصدر جنوبی کی پوتی اور مکرم سید احسن شاہ صاحب کی نواسی ہے۔

احباب جماعت سے بچی کے نیک صالح خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ نجمہ عزیز صاحبہ زوجہ مکرم شاہد وسیم احمد صاحب وصیت نمبر19658 نے 1969ء میں وصیت کی تھی 1984ء کے بعد سے ان کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کوئی ان کا عزیز پڑھے کو ان کے بارہ میں دفتر کو اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ 1998ء

1- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائیگا جس کے بعد امتحان ہوگا اور APPTITUDE TEST ہوگا اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہوگا۔

2- امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری و زبانی امتحان میں پاس ہو۔

3- قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

4- مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

5- میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد 17 سال اور ایف اے / ایف ایس سی کے لئے 19 سال ہے۔

6- امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو۔ (جو کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوگا)

جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار، خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان جو زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال کریں۔ رزلٹ کا انتظار نہ کریں۔ داخلہ کے لئے انٹرویو کی تاریخ کا اعلان الفضل میں کیا جائے گا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اہم اعلان

○ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی کتاب "UNIFICATION OF FUNDAMENTAL FORCES" کا اردو ترجمہ "اساسی قوتوں کی یکجائی" مشعل نامی NGO نے شائع کیا ہے۔ یہ ترجمہ مکرم ڈاکٹر انیس عالم صاحب پروفیسر فزکس ڈیپارٹمنٹ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ 100 روپے کے عوض کتابی شکل میں اس ایڈریس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

"مشعل"

RB-5 - عوامی کمپلکس- عثمان بلاک- نیو گارڈن ٹاؤن لاہور-54600

فون و فیکس-5866859

E-mail:mashal@mashal.edunet.sdnpk.undp.org

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کا ترجمہ خرید کر مطالعہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

کامیابی

○ عزیز وقاص احمد ابن محمود احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کنری نے سوئم کلاس خالد بن ولید پبلک سکول میں اول پوزیشن حاصل کی ہے اور ٹرافی و دیگر انعامات حاصل کئے۔ اسی طرح اسی سکول سے عزیز فیصل محمود ابن محمود احمد صاحب قائد مجلس دارالفضل کنری نے سوئم کلاس میں ہی دوسری پوزیشن حاصل کی اور انعامات وصول کئے۔ دونوں بچے وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید کامیابیاں عطا کرے۔ آمین

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈسپنسر کی آسامی

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈسپنسر کی ایک آسامی خالی ہے۔ ایسے احباب جو خدمت کا شوق رکھتے ہیں اپنی اسناد اور تجربہ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لے کر مورخہ 13 مئی 1998ء کو انٹرویو کے لئے ایڈمنسٹریٹر کے دفتر میں پہنچ جائیں۔

دوران سروس ان کی 3220-60-2020 تنخواہ اور مبلغ 500 ماہوار الاؤنس ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وقف جدید

○ تمام زعماء و ناظمین کرام، مجلس انصار اللہ پاکستان سے درخواست ہے کہ حضرت امام جماعت کے تازہ ارشاد کی روشنی میں ہر مجلس ہر جماعت کے نومبائعین / مجاہدین وقف جدید کی الگ فہرست / رجسٹر تیار کریں۔ اور ان کے کوائف سے مرکز کو آگاہ رکھیں۔ ماہوار رپورٹ کارگزاری میں وعدہ / وصولی وقف جدید نومبائعین کا الگ ذکر ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ سب انصار کو بہترین خدمت کی توفیق سے سرفراز فرمائے۔ آمین (قائد وقف جدید)

نتیجہ مقابلہ دینی معلومات پرائیوٹ سکولز ربوہ

○ مورخہ 98-3-18 کو تمام پرائیویٹ سکولز ربوہ کی کلاس پنجم کے بچوں کے درمیان دینی معلومات کا ایک مقابلہ کروایا گیا۔ سبھی سکولوں کے بچوں کی تیاری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ بہت اچھی تھی اور فیصلہ کرنا بھی بہت مشکل تھا کہ کونسا بچہ اول اور کونسا دوئم ہے۔ تاہم مندرجہ ذیل بچوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ان کے نام بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت ان بچوں کے لئے اور سبھی بچوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذہنوں کو جلا بخشے اور یہ بچے اسی طرح دینی معلومات میں ایک دوسرے کے ساتھ مسابقت میں لگے رہیں۔

اول:- وقاص محمود شہزاد فاؤنڈیشن سکول دارالیمن ربوہ۔ دوئم:- عصمت آراء بیوت الحمد پرائمری سکول ربوہ۔ سوئم:- (1) سوسن نداء ناصر کنڈرگارٹن سکول دارالرحمت وسطی ربوہ۔ سوئم:- (2) وقاص احمد منور بیوت الحمد پرائمری سکول ربوہ۔ چہارم:- (1) مریم صدیقہ ناصر نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ۔ چہارم:- (2) امۃ الحفیظ بیوت الحمد پرائمری سکول ربوہ۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 4 مئی-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

طالبان اور شمالی اتحاد کے اسلام آباد میں ہونے والے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ فریقین نے ایک دوسرے پر سخت الزامات لگائے ہیں۔ افغان متحارب گروپوں کو مذاکرات کی میز پر بٹھانے کے لئے پاکستان اور اقوام متحدہ کے نمائندے بھرپور جدوجہد کرتے رہے ہیں۔

عراق نے خبردار کیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے اس کے خلاف پابندیاں نہ اٹھائیں تو امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا جائے گا۔ امریکہ نے سلامتی کونسل کو یرغمال بنا رکھا ہے۔

عرب لیگ نے مطالبہ کیا ہے کہ عراق پر عائد پابندیاں فوری ختم کی جائیں۔ اقوام متحدہ کی قراردوں کے مطابق عراق نے تباہی پھیلانے والے ہتھیار تلف کر دیئے ہیں۔

آسام میں چھاپہ ماروں نے ایک مسافر بس کے 25۔ افراد کے سر تن سے جدا کر دیئے ہیں بوڑو باغیوں نے مخالف قبیلہ کی بس روک کر کلہاڑوں کے وار کر کے لوگوں کو ہلاک کیا۔

نائیجیریا میں یوم مئی کے موقع پر پولیس نے 25 مظاہرین کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ پولیس نے گولیاں اس وقت چلائیں جب مظاہرین نے ان عمارتوں اور گاڑیوں کو آگ لگانے کی کوشش کی جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ فوجی حکمران جنرل ثانی اباچہ کے حمائیتوں کی تھیں۔

کشمیر میں مجاہدین اور فوج میں جھڑپوں کے دوران 7۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

کولمبیا میں فوجی وردیوں میں ملبوس مسلح افراد نے ایک بس کو روک کر مسافروں کو نیچے اتارا اور فائرنگ کر کے 17۔ افراد کو ہلاک کر دیا۔

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ کشمیر کے سوا ہر معاملہ پر بات کے لئے تیار ہیں۔

تاجکستان میں باغیوں اور سرکاری فوج میں جھڑپ کے دوران 20 سرکاری فوجی ہلاک اور 100 زخمی ہو گئے ہیں۔

امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے نے رپورٹ دی ہے کہ امریکہ کے 13 شہر چینی میزائلوں کی زد میں ہیں۔

ملکی خبریں

وزیر خارجہ گوہر ایوب خان مستعفی ہو گئے ہیں انہوں نے 25۔ فروری 1997ء کو اس عہدے کا حلف اٹھایا تھا۔ وہ ایک سال دو ماہ اور پانچ دن وزیر خارجہ رہے۔

وزیر مملکت برائے خارجہ امور محمد صدیق کانجو کو وزارت خارجہ کی نگرانی کی ہدایت کی گئی ہے۔

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے وزیر خارجہ گوہر ایوب خان کے مستعفی ہو جانے کے بعد ان کی جانب سے کوئی دوسری وزارت دیئے جانے کی خواہش منظور کر لی ہے۔

سابق وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ میری وزارت سے علیحدگی صدیق کانجو یا وزیر اعظم سے اختلافات کی وجہ سے نہیں اور نہ ہی امریکی دباؤ کی وجہ سے ہے۔ انہوں نے کہا ہم پر امریکی دباؤ کیسا؟ عالمی امور پر ہمیں امریکہ کی نہ بھرپور حمایت حاصل ہے اور نہ ہی ہمارا امریکہ کے ساتھ فوجی یا اقتصادی معاہدہ ہے استعفے کا سبب عوام سے دوری اور ذاتی وجوہات ہیں۔

سیاسی مبصرین اور سفارتی حلقے یہ بات ماننے پر تیار نہیں کہ گوہر ایوب کا استعفیٰ ذاتی وجوہات کی بنا پر ہے۔ گذشتہ دنوں گوہر ایوب خان نے امریکہ اور بھارت کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کے حوالے سے بعض سخت بیانات دیئے۔ "نواز شریف سخت بیانات کے باعث گوہر ایوب سے ناخوش تھے" صورت حال چند روز میں واضح ہو گی۔

ڈاکٹر طاہر القادری پاکستان عوامی اتحاد کے صدر نے کہا ہے کہ آج کے حکمرانوں کا تصور اسلام یزید کے تصور سے مختلف نہیں ہے۔ شریعت کے چیمپئن لوگوں نے اسے جتنا نقصان پہنچایا کسی کافر نے بھی نہیں پہنچایا۔ علماء ان سے اسلام کی خیرات مانگتے ہیں۔ جن کے کردار و گفتار میں اسلام نہیں۔ حکومت یزیدیت کی پیداوار ہے۔

گیس کی قیمتوں میں آئی ایم ایف کے دباؤ پر 25 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ بجٹ سے پہلے گیس مہنگی نہ کی گئی تو محکمہ کو 3 ارب روپے کا خسارہ ہو گا۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 6، 7 مئی بروز بدھ جمعرات دفتر الفضل بند رہے گا۔ لہٰذا ان تاریخوں کے پرچے شائع نہیں ہوں گے۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

مکان برائے فروخت

5 مرلہ۔ سنگل سٹوری۔ بجلی۔ گیس۔ پانی ٹیلیفون۔ "Q" ایکسٹینشن ماڈل ٹاؤن ماڈل ٹاؤن LDA فلیٹس کے عقب میں 1997ء میں اعلیٰ تعمیر شدہ۔ دارالصدر ربوہ کے پلاٹ سے تبادلہ بھی ہو سکتا ہے۔
رابطہ: خالد محمود حماد
لاہور رہائش: 5411177
اسلام آباد ": 291934

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔ ربوہ فون نمبر: 212034

☆ شہر کے وسط میں واقع کمپیوٹر کی تعلیم کا قابل اعتماد اور معیاری ادارہ ☆ ملکی و غیر ملکی سطح پر کام آنے والے ڈپلومہ جات / شارٹ کورسز ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium 166 کمپیوٹرز ☆ مکمل ائر کنڈیشنڈ لیب ☆ کشادہ لیکچر رومز ☆ ڈپلومہ / شارٹ کورسز کے دوران بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ۔

مزید معلومات بذریعہ فون یا کالج واقع 23- شکور پارک۔ ربوہ آکر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

موسم کے مطابق نئی ورائٹی نئے رنگ نئے ڈیزائن

ہمارے ہاں نت نئے ڈیزائنوں اور خوبصورت رنگوں میں کوٹ برقعے۔ اے لائن امبریلہ۔ ڈبل امبریلہ اور ڈبل پریس برقعے تیار دستیاب ہیں۔ نیز برقعوں اور لیڈیز سوٹوں کیلئے اعلیٰ ورائٹی میں جارجٹ۔ ڈبل جارجٹ۔ ٹرپل جارجٹ۔ سٹون واش اور مختلف قسم کی ورائٹی بھی دستیاب ہے۔
اس کے علاوہ پینٹ کوٹ کا کپڑا بھی دستیاب ہے اور سلائی کا بھی انتظام ہے نیز ریڈی میڈ ڈبل پریس سوٹ۔ تھری پیس سوٹ۔ لیڈیز کوٹ۔ واسکٹ اور پینٹ بھی دستیاب ہے۔

ایم اشرف ٹیلرز۔ ریڈی میڈ اینڈ کلاتھ ہاؤس
قریشی مارکیٹ گولبازار نزد مسلم کمرشل بنک ربوہ ☎ 04524-211365

★ طلائی چوڑیوں کی انواع واقسام ورائٹی
• اب آپکی سہولت کیلئے خصوصی ارجنٹ سروس
• صرف 72 گھنٹے میں آرڈر پر سونے کی چوڑیاں تیار کروائیں ○ ہم ہر ماہ کڑوں اور چوڑیوں کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں۔
نوٹ: ڈیزائنوں کی چانچ کیلئے اوقات کار میں تشریف لا سکتے ہیں۔
☎ دوکان 212337
رہائش 212175

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف

پتہ بیرون

دوا ایک وسیلہ ہے (اور) شفا عطیہ خداوندی ہے
جرمنی سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ HPG جرمن ہومیو فارمیسی کی سیل بند ادویات

10ML	شو ایے طرز جرمنی گلاس شیشی میں	1400/=
10ML	پیکاما پاکستانی شیشی میں	1200/=
10ML	پیکاما سادہ بکس کیساتھ	900/=

117 - ادویات
خوبصورت بریف کیساتھ

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ فون: 04524-212399

آپکی دعاؤں و تعاون کیساتھ (اور) مزید رعایت کے بعد

	10M CM	1M 1000	6X 200
10ML پوٹینسی / ڈرائی			
شو ایے طرز جرمنی گلاس شیشی	10/=	9/=	8/=
پیکاما طرز پاکستانی	8/=	7/=	6/=
عام پلاسٹک ڈراپر	7/=	6/=	5/=
10 گرام گولیوں میں	6/=	5/=	4/=

خالی بریف کیس برائے 117- ادویات: خوبصورت 550/=، سادہ بکس 250/=

خصوصی تحفہ بریف کیس بمعہ ادویات یا مبلغ ایک ہزار روپے کی GHP ادویات کیساتھ 102 ہومیو ادویات کے فوائد تقریباً سات سو صفحات کی مجلد فوٹو کاپی بالکل مفت یہ پیشکش محدود مدت کیلئے ہے

ہومیو پیتھی نسخہ جات GHP کے 32 مرکبات کے ساتھ 18/=